"In Christ"

By John W. Robbins

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

''مسیح میں''

منجانب جان ڈبلیو۔ روبنز

یہ سادہ حرفِ جار جُملہ (یونانی میں، این کرسٹو) صدیوں سے الٰہیاتی اُلجھن اور غلطی کا مقابلہ کر چُکا ہے۔ اس کے ہم عصر ظہور میں سے ایک، یہ اُلجھاؤ واضح طور پر قائم مقام ہونے کی قسم کو حاصل کرتا ہے اور مکمل طور پر نجات کی قابلِ فہم ترتیب، علم قبل از وقوع، تقدیر، موثر بُلاوہ، راستبازی، اور رومیوں 8:28۔30 کی حمد و ثناء کی قسم کو حاصل کرتا ہے، مثال کے طور پر، دھندلے اور ادراک سے بالاتر نظریہ جسے ''مسیح کے ساتھ اتحاد'' کہا گیا ہے۔ اس غلطی کی ہم عصر مثال، اور حملہ جو ریفارمڈ تھیالوجی اور اکیلے ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرائے جانے کی تعلیم پر ہوا شامل ہے، اور رچرڈ گافن کی الٰہیات، اسے اپنی کتاب قیامت اور کفارے میں بیان کرتی ہے: پولس کی سٹوریالوجی میں ایک مطالعہ۔ میں گافن کا حوالہ پیش کرونگا محض اُس بدگمانی سے پرہیز کرتے ہوئے جس کا میں نے سیاق و اسباق سے باہر اُس کا حوالہ دیا تھا۔ گافن لکھتا ہے:

پولس کی سٹوریالوجی اور روایتی ترتیب (نجات کی ترتیب) کی بناوٹ کے درمیان موازنہ اسچیٹالوجی ہوا کو چھوڑ کر کمی پیدا کرتا ہے جو پولس کی ساری سٹوریالوجی میں سرایت کرتا ہے یا، اسے دوسری طرح رکھتا ہے، ایک عام نظریے کے ساتھ (یہ کہ، روایتی ریفارمڈ ارڈو سیلوٹس) پولس کے ظاہری تناسب کی واضح ڈی۔ اسچیٹالوزیشن کو پیش کرتا ہے۔

پریسبائٹرین اور ریفارمڈ پبلشنگ کمپنی، 1987۔ کتاب، 1969 میں ویسٹ منسٹر سیمری پر گافن کی تعلیمی مقالوں کی بنیاد پر، اسے 1977 میں قیامت کی مرکزیت کے طور پر خالص طور پر شائع کیا گیا۔ سن کلیئر فرگوسن، ویسٹ منسٹر سیمری کی فیکلٹی کا ایک اور رکن، وافر طور پر پیش لفظ میں اس کی تعریف کرتا ہے۔ بیشک، گافن فلاڈلفیہ ویسٹ منسٹر سیمری

کے اساتذہ کا ایک سینئر رُکن ہے۔ میرا خیال ہے کہ گافن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ، یہ موازنہ واضح طور پر اسچاٹالوجی ہوا'' کی کمی نہیں ہے بلکہ روایتی ارڈوسلیوٹس اس ہوا کو کم کرتا ہے۔ اگلہ جملہ اسے کی تصدیق کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔

اُس (پولس) کے لیے سٹوریالوجی اسچاٹالوجی ہے۔ تمام سٹورک تجربے مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے اور نئی تخلیقی دور میں وجود کے شامل ہوتے ہوئے اس کی رسم و رایت سے اخذ کیے جاتے ہیں۔۔۔ کچھ بھی روایتی اورڈوسلیوٹس میں اس کی ضد سے بڑھ کر امتیاز نہیں کرتا کہ راستبازی، گودلینا، اور پاک ٹھہرایا جانا جو کفارے کی مصروفیت کے شروع ہونے پر رونما ہوتا ہے اور یہ علیحدہ اعمال ہیں۔ اگر ہماری (گافن کی) تشریح درست ہے، تو پولس کے نظریات واضح اعمال کے طور پر نہیں ہیں بلکہ یہ واحد عمل کے واضح پہلو ہیں۔ یہاں معنی خیز فرق سادہ طرح یہ نہیں کہ پولس کو کوئی مسئلہ درپیش نہیں تھا جس کا وہ روایتی اورڈوسلیوٹس کو رکھتے ہوئے سامنا کرتا، اس کی بناوٹ، فوقیت کے نمونے کو قائم کرتے ہوئے (عارضی؟ منطقی؟ عام؟) جنہیں ان اعمال سے حاصل کیا جا سکتا ہو۔ یہاں تک کہ مزید بنیادی اور فیصلہ کن یہ حقیقت ہے کہ بعد از اں (روایتی اورڈوسلیوٹس) کا سامنا حل نہ ہونے والی مشکل کی وضاحت کرنے کی کوشش میں کیا گیا کہ کیسے ان اعمال کا تعلق واقعی طور پر (گافن کی تاکید) مسیح کے ساتھ جڑنے کے عمل سے ہے۔ اگر اس آغاز کرنے کے مقام پر یہ اتحاد (مسیح کے ساتھ) دوسرے درجے پر ہے (اور اسی لیے انسان کے اندرونی قابض ہونے کو شامل کرتے ہوئے کہ مسیح جی اُٹھا ہے)، تو یہاں دوسرے اعمال کی کیا ضرورت ہے (راستبازی، گودلینے، پاک ٹھہرائے جانے)؟

اس کے برعکس، اگر دوسرے اعمال کسی سمجھ میں دوسرے درجے پر ہیں، تو کیا یہ اتحاد (مسیح کے ساتھ) غیر موزوں طور پر تابع نہیں اور اس کا باہمی معنی خیز ہونا بہت زیادہ کم از کم کہنے کے طور پر، تخفیف کردہ نہیں ہے؟

روایتی اورڈوسلیوٹس کی ساخت اور مسائل اس سے منع کرتے ہیں اسے اُس کے غیر مساوی بیان بناتے ہوئے جو اس سے متعلقہ ہے جس پر پولس کفارے کی مصروفیت میں ہر چیز کو کھونے پر رکھتا، جیسے کہ مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے ساتھ اتحاد (137-139)۔

اتحاد، مسیح کے ساتھ جوڑتے ہوئے، یہاں فطرت میں بنیادی تجزیہ ہے۔ یہ اتحاد ہے جو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ انفرادی ایماندار کا اصل وجود کو بیان بھی کرتا ہے۔۔۔ پولس کی سٹوریالوجی میں ایک فرد کے تجربے میں کفارے کا ادراک کرنا ہے، دونوں اس کے آغاز اور اس کے جاری رہنے میں، اس کی بنیاد مسیح کے ساتھ جڑنے والے تجربے کے ساتھ ہے (50-53)۔

کیسے جو پولس خدا کی عدالتی سرگرمی کو گناہگار کے لیے اس کی تعلیم کی تجدید کے ساتھ ہم آہنگ کر سکنے کے بارے کہتا ہے؟ بعض اوقات اس مسئلے کے لیے پیچیدہ برتاو کو یہاں کیا جا سکتا ہے، کیونکہ، جیسے عام طور پر اسے الجھن میں ڈالا گیا، تو یہ جھوٹ ہے۔ اس کا تکیہ غلط قیاس آرائی پر ہے جس میں پولس یہاں سٹوریالوجی کی تعلیم کے واضح معیارات کو بیان کرتا ہے، جس میں مختلف الٰہی اعمال شامل ہیں، جب درحقیقت باہمی استحکام شامل ہوتا ہے، جو مسیح کے کفارے کو ایماندار کی مخلصی کے لیے سچے طور پر تھامے ہوئے ہے۔ واجبیت، گودلینا، پاک ٹھہرایا جانا، اور مسیح کی حمد و ثنا اُس کے مردوں میں سے جی اُٹھنے پر رونما ہوتے ہیں۔۔۔ پھر، اس کا مطلب ہے کہ اس کے برعکس اُس کے ظاہر ہونے کے علاوہ، پولس واجبیت، گودلینے، پاک ٹھہرائے جانے اور ایماندار کی حمد و ثنا کو نظر میں نہیں رکھتا، جنیں وہ علیحدہ، امتیازی اعمال کے طور پر بیان کرتا ہے لیکن مختلف پہلووں سے اسے مردوں میں سے جی اُٹھے مسیح کے ساتھ جوڑتا ہے۔ (130-131)۔

ان پیراگراف میں کوئی ایک واضح طور پر دیکھ سکتا ہے کہ

(1) نا صرف گافن اس کی اعلیٰ اہمیت کو مسیح کے ساتھ اتحاد میں ''وجودی اور'' تجرباتی'' طور پر منسوب کرتا ہے (پولس اس پر ہر چیز کو جوڑتا ہے، وہ کہتا ہے)، بلکہ

(2) وہ بائبلی اور ریفارمڈ اورڈو سیلیوٹس سے انکار کرتا ہے،

(3) اُس کا دعویٰ ہے کہ "سٹوریا لوجی اِسچٹالوجی" ہے۔

(4) اُس کا دعویٰ ہے کہ بائبلی فرق اور نجات کے امتیازی لمحات، موثر بُلاوہ، نئی پیدائش، واجبیت، گود لینا، پاک ٹھہرایا جانا اور حمدوثنا، یہ سب فرق اور واضح اعمال نہیں ہیں، بلکہ اس وحدانی عمل کے "پہلو" ہیں، جو کہ مردوں میں سے جی اُٹھے مسیح کے "وجودی، تجرباتی اتحاد میں ہے۔"

(5) یہ کہ مسیح خود چھڑایا گیا، اور

(6) یہ کہ گناہگار وجودی اور تجرباتی طور پر مسیح میں متحد ہوتے ہوئے "اندرونی شخصیت پر کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا" پر قابض ہوتے ہیں۔

گافن کا دھندلا اور ادراک سے بالاتر نظریہ جو کہ مسیح کے ساتھ وجودی اور تجرباتی اتحاد میں ہے اُس کی مخصوص تعلیم کو قائم کرتا ہے کہ مسیح خود چھڑایا گیا۔ گافن کی سٹوریالوجی میں، وجودی طور پر متحدہ گناہگار مسیح کے اپنے کفارے کو بانٹتے ہیں۔ وہ چھڑائے جاتے ہیں کیونکہ مسیح چھڑایا گیا۔ مسیح کے ساتھ اتحاد کا یہ غیر بائبلی نظریہ اس انکار کو بھی قائم کرتا ہے کہ واجبیت واضح اور خالص طور پر عدالتی عمل ہے۔ واجبیت "مسیح میں اتحاد کا پہلو" ہے۔ گافن سٹوریالوجی گروونڈ کو نورمان شیفرڈ کے ساتھ بانٹتا ہے، جو وضاحت کرتا ہے کہ کیوں گافن شیفرڈ کا قریباً 30 سال تک وفادار دفاع کرنے والا بنا۔

عارفانہ۔ اور یہاں بڑھتی ہوئی عارفانہ خوشبو ہے جو مسیح کے ساتھ اتحاد میں گافن کے وجودی اور تجرباتی حصے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ جس نے شاعری، فحاشی کو بڑھایا یہاں تک کہ مسیح کے ساتھ اتحاد کو۔ گافن ہمیں فحشیات سے دور کرتا ہے۔ ہم عصر ماہرِ الٰہیات، جن میں کچھ وہ شامل ہیں جو ریفارمڈ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ اس مخالف مسیحیت عارفیت کی طرف مُڑ رہے ہیں۔

نیو آرتھوڈکس، اُن کی ایماندار کے مجادلہ، اتحاد، اور مسیح کے ساتھ اُس کے مرنے اور جی اُٹھنے کی تعلیم کے ساتھ، یہاں اس ریفارمڈ میں عارفانہ کے حیاتِ نو کی اور مثالیں ہیں۔

محض ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کی بائبلی تعلیم پر ہم عصر کا حملہ جو 1970 کی دہائی میں ویسٹ منسٹر سیمری کے اساتذہ کی طرف سے کیا وہ اس کے مسیح کے ساتھ اتحاد میں وجودی غیر بائبلی تعلیم اور ادراک سے بالاتر ہونے کے حصے پر تکیہ کرتا ہے۔ اُن اثرات میں سے ایک، اور یہ ارادہ کیا ہوا اثر ہے، جسے اس جھوٹی تعلیم کو ہماری نجات پر انحصار کرنا ہے، نہ کہ مسیح کی کامل راستبازی پر جسے اُن کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے جو انجیل پر ایمان رکھتے ہیں، بلکہ کچھ موضوعی، وجودیہ، اور تجرباتی اقسام بھی ہیں جو مسیح کے ساتھ اتحاد رکھتی ہیں جن میں گناہگاروں اور مسیح کا اتحاد شامل ہے۔ نجات پھر انڈیلی جانے والی راستبازی اور موضوعی فرمانبرداری کا نتیجہ بنتی ہے۔

گافن کے اپنے دعوے سے حوالہ جات پر غور کیجیے کہ گناہگار "اندرونی شخصیت میں مسیح کے جی اُٹھنے" پر قابض ہیں۔ اس کا مطلب ہے، کہ دوسروں چیزوں کے درمیان، جن میں گنہگار موضوعی اور تجرباتی طور پر اُس کے ساتھ اپنی وجودی اتحاد کی خوبی کے وسیلہ مسیح کی کامل راستبازی پر قابض ہوتے ہیں، اور ہم "راستباز" ٹھہرتے ہیں۔ گافن جان ہنری نیومین (بعد میں مقرر ہونے والا کارڈینل) کے ساتھ متفق ہے، اس کے ساتھ ساتھ اُس کی جدید شاگردوں، ہنس کیونگ اور کارل بارتھ کے ساتھ بھی، کہ "راستبازی کا اعلان کرنا راستبازی پیدا کرتا" اگر گافن کہتا ہے کہ، ہم قیامت کو "تمام عرفیت سمجھتے ہیں" (131)، تو یہ قول وقرار جو نورمان، اور شاید بارتھ اور کیونگ نے کیے، یقیناً قابلِ قبول ہوتا تھے۔ نیومین ایک صدی سے بڑھ کر گافن کی دی گئی تاریخ سے پہلے قیامت کی یقین دہانی پر زور دیتا ہے۔

نا صرف کلام سٹوریالوجی کے عدالتی نظریہ کو سکھاتا ہے (قانون، عہد، گناہ، راستبازی، قصور، سزا کا حکم، واجبیت، معافی، اور اُن تمام قانونی اصطلاحات کو اپنانے کو)، بلکہ کلام نہ تو مخفی ہے اور نہ عارفانہ ہے۔ خدا کا کلام دھندلا یا ادراک سے بالاتر نہیں ہے۔ مسیح میں وجودی یا تجرباتی اتحاد کا ادراک سے بالاتر نظریہ کلام کے لیے اجنبی ہے۔

یہاں ایک سمجھ ہے، درحقیقت دو سمجھیں ہیں، جن میں جملہ، ''مسیح میں اتحاد'' ہو ہوسکتا ہے درست طور پر اور بائبلی طور پر استعمال کیا گیا ہو۔ دونوں احساس درحقیقت نیو۔ میڈولازم کے محرکات کے لیے ناپسندیدہ ہیں۔ ایماندار مسیح کے ساتھ عائلی اور قانونی طور پر متحد ہوتے ہیں۔ شعوری طور پر، کیونکہ، ''ہم مسیح کے ارادہ (ذہن) کو رکھتے ہیں'' یہ کہ، ایماندار اُن کی محرکات خیال کرتے اور ایمان رکھتے ہیں کہ جیسے مسیح سوچتا ہے، وہ وعدے جنہیں وہ اپنے کلام میں عیاں کر چکا ہے۔ قانونی طور پر، کیونکہ یسوع مسیح اپنے لوگوں کے ثالث کے طور پر قانونی نمائندہ کار ہے، جو فیڈرل سربراہ ہے، جیسے پولس رومیوں ۵ میں اس کے لیے دلیلیں پیش کرتا ہے۔ جو یسوع مسیح نے اپنی زندگی، موت اور جی اُٹھنے سے کیا اُسے ایمانداروں کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے، اگر وہ ایسا کر چکے تھے، اور اُن کے گناہوں کو اُس کے ساتھ جوڑا گیا ہ جیسے کہ اگر وہ اُن کے لیے ایسا کر چکا ہے۔ ایماندار مسیح کے ساتھ ''وجودی'' یا ''تجرباتی'' طور پر نہیں مرتے، بلکہ قانونی طور پر مرتے ہیں۔ وہ ''اندرونی شخصیت'' کے ساتھ مسیح کی کامل راستبازی پر قابض نہ ہوئے۔

وجودی اتحاد کا نظریہ ساکرامنٹرین ازم کے لیے بھی مددمانگتا ہے۔ بپتسمہ اور خداوند کے کھانے کو اُن ذرائع کے طور پر دیکھا گیا ہے جن سے گناہگار بنیادی طور پر مسیح میں متحد ہوتے ہیں، اور جس کے وسیلہ وہ مسیح کے ساتھ لگاتار ہونے کی بنیاد پر قائم رہتا ہے (کھانے پینے کے وسیلہ)۔ ساکرامنٹرین ازم بمشکل غیر مذہب اعتقادات سے قابلِ امتیاز ہے۔ وینٹیلین مکتبہ فکر، جس سے گافن کا تعلق تھا، وہ انکار کرتا ہے کہ خالد اور مخلوق دونوں ہی ایک جیسی سوچ سوچ سکتے ہیں۔ بے شک، یہاں اس رائے کے لیے بائبلی مختار نامہ نہیں ہے۔ تو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اگر خیال خدا کا خیال ہے تو فقط آدمی اس کو سوچ نہیں سکتے۔ وینٹیلین تعلیم اپنی خود کی تردید کرنے والی ہے۔

مسیح کی راستبازی منسوب کی گئی نہ کہ انڈیلی گئی۔ اُس کا عمل اور راستبازی قانونی ہے، تجرباتی نہیں۔ اُن کے گناہ قانونی طور پر اُس کے ہیں، تجرباتی طور پر نہیں۔ مسیح کا اذیت برداشت کرنا اور مرنا ایمانداروں کے لیے منسوب کیا گیا، اور ہم اپنے گناہوں کے لیے موت کی سزا سے آزاد ہوتے ہیں۔ شعوری اور قانونی اتحاد کی بائبلی تعلیم کے لیے مسیح کے ساتھ ''وجودی'' اور ''تجرباتی'' اتحاد کو قائم مقام بناتے ہوئے، گافن مکمل غیر بائبلی سٹوریالوجی کی جعلی دستاویز بنا چکا ہے۔ افسوس کے ساتھ، وہ اس خلافِ شرع بیوقوفی کو کم از کم تین دہائیوں سے آنے والے پاسٹروں کو متعارف کرا چکا ہے۔ اُس وقت سے الجھاؤ اور ماہرِ الٰہیات کی غلطی اُن کی ناکامی کے لیے قابلِ سُراغ ہے جو سادہ طور پر یونانی حرفِ جار، این کو سمجھنے کے لیے ہے، میں گارڈن کلارک کی دو کتابوں میں سے جُملے ''مسیح میں'' کے مباحثوں کو اکٹھا کر چکا ہوں۔ یہ اُن چُست مطالعہ کرنے والوں کے لیے واضح ہوگا کہ کیسے بائبل میں تجویز کردہ الہام کی درستگی اور صراحت کے درمیان قریبی تعلق ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ خدا کی تعلیمات، انسان، گناہ اور نجات کے درمیان۔

افسیوں 1: 6 پر کیا گیا تبصرہ

۔۔۔تا کہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی ستائش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت بخشا۔۔۔۔

جی ایچ سی: ترجمہ ''عزیز میں'' کوئی واضح معنی پیش نہیں کرتا۔ حرفِ جار کو مقامی کی بجائے حرفِ علت کے طور پر لیتے ہوئے، کوئی یہ سمجھتا ہے کہ خدا ہمیں مسیح کے وسیلہ فضل بخش چکا ہے۔

افسیوں 1: 7 پر کیا گیا تبصرہ

۔۔۔ہم کو اُس میں اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اُس کے اُس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔

جی ایچ سی: ایک مرتبہ پھر، مقامی کی بجائے این کی موجب (حرفِ علت) سمجھ زیادہ صاف وصریح ہے۔ وہ ذرائع جن سے خدا اپنے فضل کو استعمال کرتا ہے بہ مسیح کی موت ہے۔ یہ اُس کے خون بہائے جانے کے وسیلہ سے ہے جس سے ہم معافی حاصل کرتے ہیں۔ غور کیجیے کہ یہ مخلصی اور معافی گناہوں کے کچھ موضوعی تجربات نہیں ہیں، یہ مسیح کے اعمال ہیں۔

رائے زنی: غور کیجیے کہ کلار، غیر مشابہ گافن محتاط طور پر "مسیح کے اعمال" اور "گناہگاروں کے موضوعی تجربے" کے درمیان تمیز کرتا ہے۔ ایسے محتاط امتیازات ضروری طور پر گناہوں کی معافی اور منسوب کی گئی راستبازی کی انجیل کی محافظت اور نشر و اشاعت کے لیے ضروری ہیں۔

افسیوں 2: 13 پر کیا گیا تبصرہ

مگر تُم جو پہلے دور تھے اب مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب سے نزدیک ہو گئے ہو۔

جی ایچ سی: یہ مقام اُتنا ہی اچھا ہے جتنا جُملے "مسیح میں" کی قیاس آرائی کے لیے ہے۔ یہ پولس کے بہت سے خطوط میں واقع ہوتا ہے، اور اسے پہل ہی یہاں 1:3 (اُس میں)، 6 (عزیز میں)، 7 (جس میں)، 10، 11، 13، 20 اور 2:5۔۔۔، 6، 7، 10 اور اب 13 میں دیکھ چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ نمونے آسانی سے سمجھے گئے ہیں، لیکن دوسرے عارفانہ تشریح کو حاصل کرنے کے شرع کی طرف راہنمائی کر چکے ہیں۔ ابتدائی میڈویل الٰہیات نے لوہے اور آگ کو تشریح کے طور پر استعمال کیا۔ ہم خدا کے ساتھ ایسے گل مل جاتے ہیں جیسے آگ لوہے کو اس حد تک زرخیز بنا دیتی ہے کہ ہم نہیں بتا سکتے کہ یہ لوہا ہے یا آگ ہے۔

پس ہم خدا میں سرایت کرتے ہیں، یا، خدا ہم میں سرایت کرتا ہے۔ کم صاف گوئی کے لیے، کچھ نیو آرتھوڈکس مصنفین، جیسے میں کہیں اور اس کی طرف اشارہ کر چکا ہوں، کیلونسٹس پر الزام لگاتے ہوئے انتخاب کی تعلیم میں ردوبدل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو یہ غور کرنے میں ناکام ہیں کہ انتخاب "مسیح میں" واقع ہوتا ہے۔ یہ نا صرف کیلونسٹس کی غلط بیانی ہے، بلکہ یہ خود اپنے اندر بھی معنی نہیں رکھتی۔ بہت سے پینٹیکوسٹ، جیسے اُن پر بھی غور کیا گیا ہے، اصرار کرتے ہیں کہ این یقیناً مقامی ہے۔ اضافی طور پر مفلس یونانی ہوتے ہوئے، بضد قائم شُدہ معنی ان آیات کے لیے لغویات بناتی ہیں۔ دوسرے، آرتھوڈکس اور بہت جانثار ہونے کے طور پر اپنے آپ پر اس جملے کی عارفانہ خوشبو کو سر پر رکھتے ہیں، اور دلکشی سے غلطی کرتے ہیں۔

ان سب کے جواب میں، ہم اصرار کتے ہیں کہ عاقل خدا ہمیں عاقلانہ پیغام دے چکا ہے جسے سمجھنے کے ہم پابند ہیں، یا کم از کم سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سارا کلام تعلیم کے لیے فائدہ مند ہے۔ بے شک، جیسے پطرس نے پولس کے بارے شکایت کی، کلام ایسے مواد کا حامل ہے جسے سمجھنا مشکل ہے، لیکن اُن کے پاس کچھ نہیں بلکہ وہ ہے جسے سمجھا جا سکے۔ اب پھر، "مسیح میں" ہونے سے کیا مراد ہے؟ مختلف اقتباسات ہو سکتا ہے بلاشبہ تھوڑے سے مختلف معنی کو استعمال کریں، لیکن غالباً الجھاؤ پیدا کرن والے اقتباسات کی وسیع اکثریت واضح بنتی ہے جب این کا ترجمہ وسیلہ کے طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ کہ، این اکثر وسیلہ یا ذریعہ کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں جملے کا سادہ طرح مطلب ہے کہ مسیح ہمیں اسرائیل کی مشترکہ دولت، عہد اور وعدے کے قریب لایا۔ دوسرے مقامات پر این اشارہ کرے گا کہ مسیح ہمارا قانونی نمائندہ کار ہے، لہذا اُس کا عمل ہمارا شمار ہو گا۔

رائے زنی: "عارفانہ خوشبو جسے کچھ ماہرِ الٰہیات اس جملے کے ارد گرد چھینکتے ہیں اس جملے کے لیے پابند نہیں ہے۔ وہ مزید عارفانہ خوشبو کو پیدا کرنے کے لیے کلام کے دوسرا الفاظ اور جملوں کی غلط تشریح کرتے ہیں۔ وہ سادہ طرح یہ نہیں سمجھتے کہ مسیحیت کیا ہے۔

افسیوں 2: 22 پر کیا جانے والا تبصرہ

۔۔۔اور تُم بھی اُس میں باہم تعمیر کیے جاتے ہوتا کہ روح میں خدا کا مسکن بنو۔

جی ایچ سی میں کثرت سے این کو وسیلہ کے طور پر ترجمہ کرتا ہوں، مقامی ہونے کی بجائے ذریعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ اس کی وجہ پینٹ کی کمزور یونانی کے پرہیز کرنا نہیں، بلکہ ادراک سے بالاتر عارفانہ لفاظی سے بچنا ہے۔

کلسیوں 1: 1 پر کیا گیا تبصرہ

پولس کی طرف سے جو خدا کی مرضی سے مسیح یسوع کا رسول ہے اور بھائی تیمتھیس کی طرف سے، مسیح میں اُن مقدس اور ایماندار بھائیوں کے نام جو کلسے میں ہیں۔۔۔

جی ایچ سی: کچھ تبصرہ نگار اس ترجمے "مسیح میں اُن بھائیوں کے نام" پر اعتراض کرتے ہیں۔ اُن کے پاس دو وجوہات ہیں۔ پہلا، سوال میں لفظ (پسٹیوس) صفت فعلی نہیں ہے، یہ کہ "اُن ایماندار"، یہ ایک اضافی صفت ہے اور اس کا ترجمہ وفادار کیا جانا چاہیے تھا۔ دوسرا، حرفِ جار این "مسیح میں" ایمان رکھنے کے اعتبار سے مسیح کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہے، بلکہ اس کی بجائے مسیح کے بدن میں مسیحیوں کے اتحاد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایک روحانی اتحاد، ایمان کی کوئی شے نہیں، وہ ایسا کہتے ہیں۔

یہ نظریہ کسی وصف کے بغیر نہیں ہے۔ لیکن نا ہی یہ مکمل طور پر قائم کرنے والا ہے۔ جیسے کہ حرفِ جار این کے لیے، بجائے ایس "میں" یا ایپی "اوپر"۔ ہم دیکھیں گے کہ اس کے بہت سے معنی ہیں۔

یقیناً 4 آیت میں اس کا مطلب مسیح میں ایمان ہے۔ یونانی حرفِ جار کی دلالت میں اضافہ کرتے ہوئے، اگر خیال یہ تھا کہ روحانی اتحاد ہے تو لفظ پسٹوس کو فاضل ہونا تھا۔ سادہ طرح "مسیح میں بھائی" کو کافی ہونا تھا۔ اسی لیے، یہ زیادہ اچھی سمجھ بناتا ہے، جو کم از کم تبصرہ نگار کو یہ پیش کرتا ہے کہ وہ مسیح کو اُن کے ایمان کی شے کے طور پر لے۔

کُلسیوں 1: 4 پر کیا گیا تبصرہ

۔۔۔کیونکہ ہم نے سُنا ہے کہ مسیح یسوع پر تمہارا ایمان ہے۔۔۔

جی ایچ سی جیسے 2 آیت کے ساتھ، کچھ تبصرہ نگار، یہاں تک کہ یہاں 4 آیت میں، کچھ روحانی اتحاد کی قسم کو دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں (ایک تردیدی حملہ، اگر یہاں کوئی کبھی تھا)۔ لیکن یہاں، 2 آیت سے زیادہ واضح طور پر، بعد والا خیال واضح ہے۔ بہت سے حرفِ جار ایمان کے خیال کی پیروی کر سکتے ہیں۔ کوئی یہ مناسب طور پر نہیں کہہ سکتا ہے کہ ایس یا ایپی کو یقیناً استعمال کیا گیا ہے۔ کوئی اس کی بہتر دلیل دے سکتا ہے کہ یہ آیت بیان کرتی ہے کہ این بالکل ممکن ہے۔

لفظ پسٹس کا مطلب ایمان ہے، اور آیات پر تبصرہ کرنے والے جو اس کے مطلب وفاداری رہنے کا حوالہ دیتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے نقطے کو ثابت نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر، متی 8: 10 میں ("میں نے اسرائیل میں بھی ایسا ایمان نہیں پایا!") 9: 1 ("جب یسوع نے اُن کا ایمان دیکھا")

اور 9: 22 ("تیرے ایمان نے تُجھے اچھا کیا") لوگ جو ایمان رکھتے تھے، وہ وفادار بننے کے لیے وقت نہیں رکھتے تھے۔ وفاداری کے لیے لمبا عرصہ درکار ہے، ایمان کے لیے نہیں۔ عورت جس نے اُس کے کپڑوں کو چھوا تھا کیونکہ وہ مسیح کی طاقت اور قدرت کے بارے کچھ ایمان رکھتی تھی، اس لیے نہیں کیونکہ

وفاداری کے لیے بہت سے احسانات سے موقوف ہونا چاہتی تھی۔ اُس کے ایمان کو بڑا کہا گیا ہے کیونکہ وہ اُس سچائی سے مکمل طور پر قائل تھی جس پر اُس کا ایمان تھا۔جیسا کہ متی 9: 28۔ 29 میں واضح ہے ("کیا تُو ایمان رکھتا کہ کہ میں یہ کر سکتا ہوں؟ تیرے ایمان کے مطابق تیرے لیے ایسا ہی ہو") دیکھیے متی 15: 28 ("اے عورت، تیرا ایمان بڑا ہے")، متی 21: 21 ("اگر تُو ایمان رکھے اور شک نہ کرے") ایمان کا شک کے ساتھ فرق، بھی وفاداری کے لیے وقت کی جازت نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ متی 23: 23 میں ("انصاف اور رحم اور ایمان") جہاں ایمان کو شاید لمبی فرمانبرداری کے لیے دیکھا گیا ہے، یہ حقیقت ہے کہ فرمانبرداری کے معاملات کو علیحدہ طور پر ذکر کیا گیا ہے جو اشارہ کرتے ہیں کہ ایمان اضافی عنصر (حقیقت) ہے۔ اِس معاملے میں، غور کیجیے کہ فریسیوں نے موسیٰ کا یقین نہ کیا (یوحنا 5: 46۔ 47 "کیونکہ اگر تُم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اس لیے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔لیکن جب تُم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے۔ وہ مسیح کے دور کے بنیاد پرست نہیں تھے، وہ جدت پسند تھے۔ صدوقی سراسر انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والے تھے۔ (کلارک اپنے آراء کے لیے اختتامی نوٹس کا اضافہ کرتا ہے)

اِس قسم کا عقیدائی اعتراض زور آور طور پر پُرانے عہدنامے کے خلاف ہے۔ عبرانی لفظ، کچھ تبصرہ نگار کہتے ہیں، کا مطلب وفاداری یا مستحکم ہونا ہے، اور یہ اعتقاد نہیں ہے۔ جب اُن کے لیے اِس کی نشاندہی کی گی کہ ایل ایکس ایکس (سپٹجینٹ) ترجمہ کرنے والے، جنہوں نے ہیلنسٹک یونانی کو استعمال کیا، پسٹیو لفظ کو استعمال کیا اُنہوں نے مہمل طور پر جواب دیا کہ انگیز مذرین ربی ظاہری طور پر "گھیرے میں تھے"۔ جمیس بار، نا تاہل شبہ خلافِ شرع کا مفکر لکھتا ہے کہ، جدید الہیات نارضامندی یہ قبول کرتی ہے کہ اعتقاد یا ایمان کو ایسا کہنے کے ساتھ مناسب طور پر دیا جا سکتا ہے، یا اس کے اصرار کرنے کے رجحان کے لیے کہ ایسا ایمان جسے بارے کچھ کہا گیا ہے یہ مکمل طور پر فرق قسم کا ایمان ہے جسے ایک شخص کے ساتھ تعلق رکھنے کے طور پر سمجھا گیا ہے، یہ یہاں تشریح پر بھی اثر انداز ہوتا ہے" (بار، بائبلی زبان کی سیمنٹک، 172)۔

رائے زنی: ایسا کہتے ہوئے ایمان (پسٹس) کے بائبلی تصور کو قلم زد کرنے کی کوشش کرنا کہ اِس کا مطلب وفاداری یا فرمانبرداری ہے یہ انجیل پر، اکیلے ایمان سے راستباز ٹھہرائے پر براہ راست حملہ ہے، اور یہ مسیح کے ساتھ اتحاد کی عرفیت کا مرکزی حصہ ہے۔

کلسیوں 1: 14 پر کیا گیا تبصرہ

۔۔۔جس میں ہم کو مخلصی۔۔۔

یونانی حرف جار این کا بکثرت طور پر مطلب ذریعہ (وسیلہ) ہے۔ یہ درحقیقت یہاں بہتر سمجھ بناتا ہے۔ مسیح ہماری مخلصی کا عامل ہے۔ اُس نے اسے پورا کیا۔ اگر کوئی اس کا عام ترجمہ کرتا ہے، تو اسے یقیناً استعاراتی سمجھ میں سمجھا گیا ہے، اس کی وضاحت کرنا مشکل ہے۔ اے۔ ایس پیک دلیل دیتا ہے کہ "اُس کے وسیلہ نہیں، بلکہ اُس میں، اگر ہم مسیح پر قابض ہیں تو ہم اُس میں قابض ہیں جس میں ہماری رہائی ہے۔ بیشک، یہ سوال کھڑا کرتا ہے۔ جو پیک کر چکا ہے اُسے لفظ میں لفظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو اُسے کرنا چاہیے وہ اس کی وضاحت کرنا ہے کہ مسیح میں مخلصی کیسے ہو سکتی ہے، بجائے مسیح کے ایک ایجنٹ (عامل کے طور پر) کے وسیلے۔ اسی لیے، ذریعے (وسیلے) بہتر ہے۔

کُلسیوں 1: 28 پر کیا گیا تبصرہ

۔۔۔تاہم ہم ہر شخص کو مسیح میں کامل کر کے پیش کریں۔۔۔

جی ایچ سی: کچھ حالیہ ماہر الہیات اس جُملے "مسیح میں" کو تاہل قیاس استعمال بنا چُکے ہیں۔ یہ جاننا آسان نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کونسی سمجھ کو جوڑتے ہیں۔ یہاں ایسے نمونے ہیں جہاں وہ اصرار کرتے ہیں کہ مقدر ہمیشہ "مسیح میں" ہے، جیسے اگر ریفارمرز نے سکھایا تھا۔ ایک بنیادی تبصرہ نگار نے لکھا، "جملہ "

مسیح میں کامل ہونے' کا سادہ طرح علم میں کامل ہونا نہیں ہے ۔۔۔جیسے کریسوٹم اور کیلون نے فرض کیا تھا ۔"وہ پھر اسے " اُس کے ساتھ شراکت " اور " اُس کی مانند ہونے کے " طور پر بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔لیکن ہم مسیح کی مانند نہیں ہیں اگر ہمارے پاس مسیح کا ذہن ہے؟ یہاں جُملہ " مسیح کی مانند " کو استعمال کرنے پر کوئی اعتراض نہیں: لیکن یہ جاننا بہتر ہے کہ کن خاصیتیوں میں ہم اُس کی مانند ہیں یا اُس کی مانند ہونگے ۔کیلون ایسے مبہم انداز کو استعمال نہیں کرتا ۔بالغ بننے کے لیے مسیح کے کشادہ علم کو رکھنا ہے ۔جب خدا کو پولس کے ہاتھوں میں خدا اور پولس کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ناکافی ذرائع کو نہیں رکھنا تھا، اور تب ذرائع پولس کی الہیات کی منادی کرنے کے لیے تھے، یہ اُس کی پیروی کرتے ہیں کہ بلوغت اُن پاک تعلیمات جو جاننا اور یقین رکھنا ہے ۔

رائے زنی: مسیح کے ساتھ اتحاد کی شعوری اور قانونی بائبلی تعلیم کو علمِ باطن سے رد کیا گیا ہے ۔وہ جی اُٹھے مسیح میں ادراک سے بالاتر تجرباتی اور وجودی اتحاد کا حوالہ دیتے ہیں ۔وہ اُمید کرتے ہیں کہ اُن کے شاگردوں کی غلطی روحانیت کے لیے ادراک سے بالاتر ہے ۔لہذا وہ انجیل اور مسیح پر حملہ آور ہوتے ہیں ۔